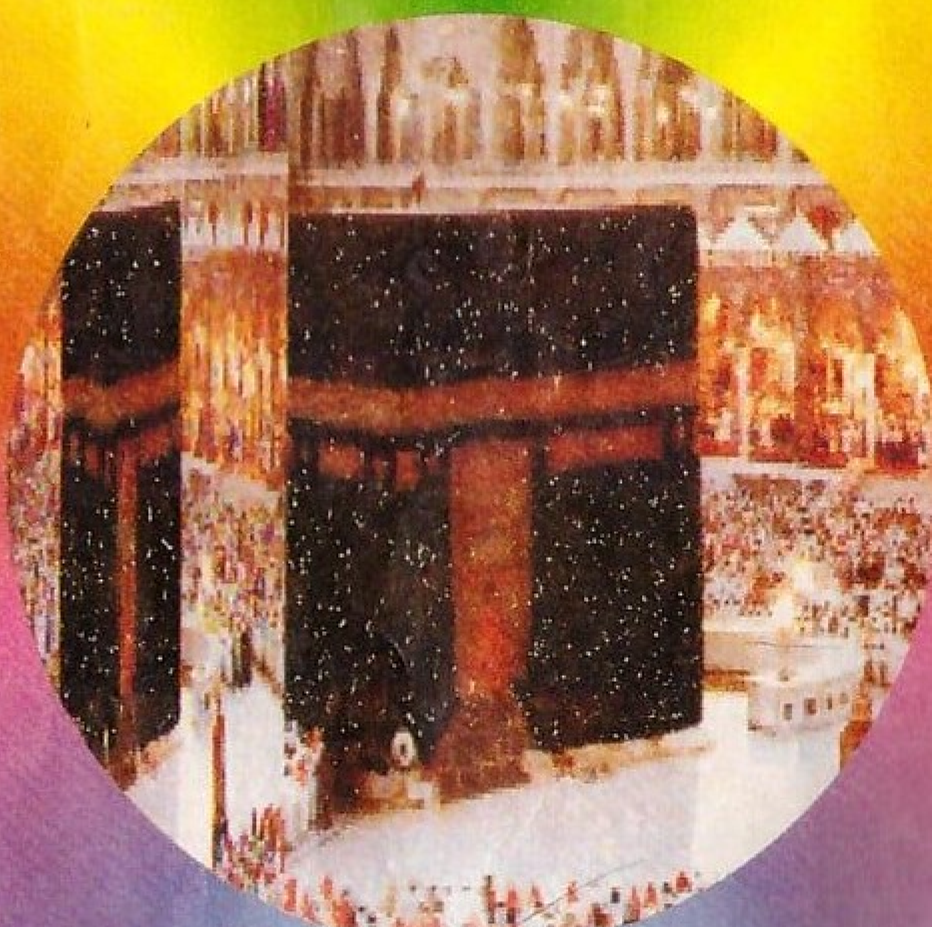
انوارِ سنت



دانش بکڈپو محمدی لکھیم پور (کھیری)

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

حق و باطل برابر ہو نہیں سکتے قیامت تک

حقیقت ایک رہتی ہے بدل جاتے ہیں افسانے

انوارِ سنت

نعت و سلام اور اصلاحی نظموں کا ایمان افروز گلدستہ

اثر خامہ

مولانا امام علی دانش ایوری

ناشر

مکتبہ دانش قصبہ محمدی ضلع لکھیم پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتب

حامداً و مصلیاً و مسلماً اما بعد !

حدیث شریف میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو امت میں فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے اختیار کرلے اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نقشبندیؒ نے فرمایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (ہر بدعت گمراہی ہے) اب کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کہے بعض البدعة ضلالة وبعض البدعة حسنة (بعض بدعتیں گمراہی اور بعض بدعت اچھی ہیں) اسلام کی صحیح روشنی پھیلانے سے بدعت کی تاریکی دور ہوگی۔

اس مجموعہ اشعار کو پیش کرنے کا مقصد بھی یہ ہے کہ برادران اسلام میں دین پر عمل کرنے کا جذبہ بیدار ہو جائے۔ نثر کے مقابلہ میں نظم زیادہ دلچسپی سے پڑھی جاتی ہے اسلئے کلام منظوم پیش ہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

امام علی دانش عفی عنہ،
صدر المدرسین ادارہ محمودیہ محمدی

خدا کے نام سے

خدا کے نام سے آغاز ہے انوار سنت کا!
بیاں ممکن نہیں ہے اسکی عظمت اور قدرت کا
اُسی کی حمد جو خالق ہے پالنہار ہے سب کا
اگر چاہیں مدد اُس سے تو بیڑا پار ہے سب کا
اُسی کی رحمتوں کا دونوں عالم میں سہارا ہے
اُسی کو انبیاء نے بھی مصیبت میں پکارا ہے
اسی نے خاص بندوں کو نبوّت سے نوازا ہے
جسے چاہا اُسے اپنی ولایت سے نوازا ہے
خداوندا! ہمیشہ ہم کو سیدھی راہ پر لے چل
جو ہیں مقبول اُن نیکوں کی اچھی راہ پر لے چل
بچیں ہر قسم کے گمراہ لوگوں کے طریقے سے
دعا دانش کی ہے ہم سب رہیں تابع شریعت کے

حمد باری تعالیٰ

نہیں تیرے سوا معبود اے میرے خدا کوئی
نہیں ہے مثل تیرے لائق حمد و ثنا کوئی

مرادیں مانگتے ہیں تجھ سے تو ہی دینے والا ہے
دعا منظور کر سکتا نہیں تیرے سوا کوئی

نہ جب تک قادر مطلق کی مرضی ہو اجازت ہے
اثر کرتی نہیں امراض میں ہرگز دوا کوئی

سبھی محتاج ہیں تیرے کرم کے اے کرم گستر
شہنشاہ زماں ہو یا کہ در در کا گدا کوئی

مدد کے واسطے موجود ہوتی ہے تری رحمت
تڑپ کر مانگتا ہے تجھ سے جس دم بینوا کوئی

نہیں ساجھی ہے تیرا کوئی شان کبریائی میں
نہیں ہرگز نہیں تیری قسم تجھ سے بڑا کوئی

سہارا تجھ سے بخشش کا ہے دانش جیسے عاصی کو
نہیں تیرے کرم کی ہے مرے مولیٰ انتہا کوئی

نعت

از مولوی غلام حسین خاں عارف مدظلہ العالی

سفینہ ڈوبنے کو تھا جہاں کا
ہر اک منہ تک رہا تھا آسماں کا

ضعیف و ناتواں کا تھا نہ کوئی
یتیموں کا سہارا تھا نہ کوئی

نہ بیواؤں کا پرساں حال کوئی
غلاموں کا نہ تھا رکھوال کوئی

قوی کمزور کا فرماں روا تھا
امیروں کے لئے سب کچھ روا تھا

جہالت میں سبھی کھوئے ہوئے تھے
خدائے پاک کو بھولے ہوئے تھے

وہ دریائے کرم، نورِ مجسم
بڑا سب سے مگر اللہ سے کم

جہاں میں رحمتِ حق بنکے آیا
اس اجڑے گھر کی رونق بن کے آیا

سدا ہو لطفِ عام اس پر خدا کا
درود اس پر سلام اس پر خدا کا

نعت شریف

خدا کی بندگی کا لطف ہرگز پا نہیں سکتے — رسول اللہ کی سنت کو جو اپنا نہیں سکتے
مدینہ کی گلی کوچے بسے ہیں جسکی نظروں میں — کسی گلشن کے گل بوٹے اسے بہلا نہیں سکتے
ہزاروں بولہب آئیں ہزاروں بوجہل آئیں — غلامانِ محمدؐ کو کبھی بہکا نہیں سکتے
ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ کو چھوڑنے والے — نبیؐ کے پاک دامن کی ہوا بھی پا نہیں سکتے
عرب کے چاند سے نورِ ہدایت مل گیا جنکو — وہ باطل کے اندھیروں سے کبھی گھبرا نہیں سکتے
کمالاتِ نبوت ختم ہیں حضرت محمدؐ پر — کسی کے پاس جبریلِ امیں اب آ نہیں سکتے
امام الانبیا معراج کی شب اس جگہ پہنچے — جہاں روح الامیں جیسے ملک بھی جا نہیں سکتے

رسول اللہؐ سے جن کو محبت ہے عقیدت ہے
وہ انکے حکم کو دانش کبھی ٹھکرا نہیں سکتے

نعت

"رمضان شریف میں لکھی گئی"

اللہ اللہ مدینہ کی رعنائیاں — جن پہ قربان سب جلوہ آرائیاں
چاند کی چاندنی روضۂ پاک پر — کر رہی ہے فدا اپنی تابانیاں
جب چمکنے لگا آفتابِ حرم — مٹ گیا کفر کی ظلمتوں کا نشاں

جا سکے گا نہ دجّال طیبہ کبھی — رات دن ہے فرشتوں کا پہرہ وہاں
بیٹھا اصحاب کے بیچ میں ہیں نبی — چاند جیسے ستاروں کے ہو درمیاں
رحمتِ مصطفےٰ ہو نہ پائی رقم — رک گیا ہے قلم تھک گئی ہے زباں
قدر اس ماہِ رمضاں کی دانش کرو!
ایسی رحمت کے دن پھر ملیں گے کہاں

دلکش ترانہ

جھوم کر آج پڑھ والہانہ — نعتِ احمد کا دلکش ترانہ
چھیڑتے ہی مدینہ کی باتیں — بڑھ گیا جذبۂ مومنانہ
اللہ اللہ وہ سبز گنبد — رحمتوں کا تنا شامیانہ
بام و در سے نمایاں ہیں اب تک — عظمتِ بزمِ پیغمبرانہ
جن کو خلد بریں دیکھنی ہو — دیکھ لے آپ کا آستانہ
سنگریزوں میں طیبہ کی دانش
ہے چھپا مغفرت کا خزانہ

دنیا سے نبی کے صدقہ میں ایمان سلامت لے جائیں

طیبہ کی مقدس گلیوں میں ایمان کی بارش ہوتی ہے
سورج کی شعاعیں جھکتی ہیں ذروں میں وہ تابش ہوتی ہے
بیمار محبت کے دل میں حسرت ہے مدینہ جانے کی
اے کاش نظارہ ہو جائے ہر وقت یہ خواہش ہوتی ہے
سنت پہ نبی کی چلنے کی توفیق اسی کو ملتی ہے
اللہ تعالیٰ کی جس پر مخصوص نوازش ہوتی ہے
اصحاب کی عظمت کم کر دیں سرکار کی سنت مٹ جائے
ہر دور میں اہلِ باطل کی ناپاک یہ سازش ہوتی ہے
دنیا سے نبی کے صدقہ میں ایمان سلامت لے جائیں
مسجد میں پہنچ کر اے دانش اپنی یہ گذارش ہوتی ہے

کل بدعۃ ضلالۃ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں مخلوق میں حضرت محمدؐ سے بڑا کوئی — نہ ایسا راہبر کوئی نہ ایسا حق نما کوئی
انہوں نے جو خدا کے قرب کا رستہ بتایا ہے — سوا اس راستہ کے اب نہیں ہے راستہ کوئی
صباحت ان پہ قرباں ہے ملاحت ان پہ نازاں ہے — محمد مصطفےٰؐ جیسا نہیں ہے مہ لقا کوئی
بسی ہے ذرہ ذرہ میں مدینہ کی مہک ایسی — چھڑک کر مشک و عنبر کو ابھی جیسے گیا کوئی
محمد مصطفےٰؐ کی سنتوں کو ناروا کہہ کر — نہیں پائیگا ہرگز حق تعالیٰ کی رضا کوئی
زیارت سبز گنبد کی ہو دیکھیں مسجد نبوی — مدینہ تک پہنچنے کی ہو صورت اے خدا کوئی

جہاں پہونچے شب معراج میں میرے نبیؐ دانش
کبھی کوئی نہ پہونچے گا نہ ہے ابتک گیا کوئی

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محمد مصطفےٰؐ خیر الورےٰ ہیں — حبیب حق ہیں ختم الانبیاء ہیں
نہیں ڈوبے گا امت کا سفینہ — امام المرسلیں جب ناخدا ہیں
یہی ہے اپنی بخشش کا سہارا — محمدؐ شافع روز جزا ہیں
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ — یہ چاروں چار یار مصطفےٰؐ ہیں
صحابہ ہیں ہدایت کے ستارے — محمد مصطفےٰؐ بدر الدجےٰ ہیں

نبی کے روضۂ اطہر پہ دانش
بہاریں دونوں عالم کی فدا ہیں

کرم تیرا ہمیں بخشا ہے لطفِ بندگی تو نے

خداوندا دکھائی اپنی شان قادری تونے
بنائی ہر مخلوقات موت و زندگی تونے

زمیں کے ذرہ ذرہ میں نشاں ہے تیری قدرت کا
فلک پر چاند تاروں کو عطا کی روشنی تونے

سوا تیرے کسی کے ہم کبھی بندے نہیں بنتے
کرم تیرا ہمیں بخشا ہے لطفِ بندگی تونے

تو دانا اور بینا عالمِ غیب و شہادت ہے
کسی کو بھی صفت اپنی کسی صورت نہ دی تونے

خداوندا تجھے ہے علم کلی ذرہ ذرہ کا
نہیں جسمیں کیا ساجھی کسی کو بھی کبھی تونے

نہ ہوگا بند جنکے فیض کا چشمہ کبھی ہرگز
خدایا شکر تیرا ہم کو بخشا وہ نبی تونے

اندھیرا بدعتوں کا مٹنے کے واسطے یارب
نبی کی سنتوں کی ہم کو بخشی روشنی تونے

شریعت پاک و روشن بخش کر اپنے پیمبر کو
مٹائی کفر و شرک و معصیت کی گندگی تونے

سوا تیرے کسی کے سامنے وہ جھک نہیں سکتا
دیا ہے اپنے دانش کو یہ علم و آگہی تونے

حمد باری تعالیٰ

سبھی تعریف اس اللہ کی جو سب کا داتا ہے
سبھی کو رزق دیتا ہے کھلاتا ہے پلاتا ہے

ستاروں کو عطا کی روشنی ذروں کو تابانی
چمک سورج کو دی ہے چاند کو وہ جگمگاتا ہے

لچکتی ڈالیوں میں پھول کھلتے ہیں مہکتے ہیں
اسی کے حکم سے اگتا ہے پودا لہلہاتا ہے

اسی کی حمد کرتی ہیں چڑیاں چہچہاتی ہیں
پپیہا پی کہاں، کہکر اسی کے گیت گاتا ہے

دعائیں سب کی سنتا ہے امیروں کی غریبوں کی
بلائیں دور کرتا ہے وہی بگڑی بناتا ہے

کمی ممکن نہیں اسکی نوازش کے خزانوں میں ۔۔۔ مدد کرتا ہے بندوں کے ہمیشہ کام آتا ہے
تواضع انکساری عاجزی مطلوب ہے اسکو ۔۔۔ تکبر کرنیوالوں کو سدا نیچا دِکھاتا ہے
عطا کرتا ہے بخشش بالیقیں کرتا ہے گناہوں سے ۔۔۔ پشیماں ہو کے نافرماں جب آنسو بہاتا ہے
دِکھا کر شان قہاری فنا کرتا ہے ظالم کو ۔۔۔ جو ہیں مظلوم ان کو تختِ عزت پر بٹھاتا ہے
خدا کی شانِ یکتائی و استغنا نہیں سمجھا ۔۔۔ جو ظالم "المدد یا غوث" کا نعرہ لگاتا ہے

وہ کیسے سر جھکائے جسکی قسمت میں ہے محرومی
جو خوش انجام ہوتا ہے وہی مسجد میں آتا ہے

نعت

از مولوی غلام حسین خان عارف

ہمدرد نوعِ انساں جو پیکر کرم ہے ۔۔۔ کُل انبیاء سے افضل وہ شافعِ امم ہے
ہم میں نبی وہ آئے سب جنکے زیر سایہ ۔۔۔ اے عاصیو یہ کتنا اللہ کا کرم ہے
امت میں جنکی ہونا نبیوں کی آرزو ہے ۔۔۔ ماں باپ میرے قرباں کیا ذات محترم ہے
نقشِ قدم پہ جن کے چل کر خدا ہو ملتا ۔۔۔ دامن انہیں کا چھوٹے کتنا بڑا ستم ہے
انجیل میں خدا نے احمد کہا تھا جنکو ۔۔۔ نام محمد ان کا قرآن میں رقم ہے
رشک ہیں ہے تیری جانِ بہارِ عالم ۔۔۔ اے خاکِ پاک طیبہ تو غیرتِ ارم ہے
اے سرزمینِ طیبہ آرام گاہِ آقا ۔۔۔ اہل نظر کے آگے جنت بھی تجھ سے کم ہے
دیدار سبز گنبد ہم کر سکے نہ عارف ۔۔۔ بد قسمتی پہ اپنی جتنا بھی رو دیئں کم ہے

ہمدرد نوع انساں جو پیکر کرم ہے!
کل انبیاء سے افضل وہ شافع امم ہے!

ناظر کی نعتیں

مولانا محمد نذیر اللہ ناظر رائپوری

١

اِک عجب لطف اس طرح جینے میں ہے
میں یہاں ہوں مرا دل مدینے میں ہے

موت آئے دیار نبیؐ میں مجھے
بس یہی ایک ارمان سینے میں ہے

جس سے شرمائے خوشبوئے باغ جناں
وہ مہک روح پرور پسینے میں ہے

مرتبہ دیکھنا ان کا محشر کے دن
عظمتِ مصطفیٰ جنکے سینے میں ہے

چاہتا ہو جو ناظرِ مداوائے غم!
وہ نبیؐ کے مبارک قرینے میں ہے

٢

انوار کا عالم ہے فضا جھوم رہی ہے
خوش ہو کے مدینہ کی ہوا جھوم رہی ہے

فاراں کی بلندی سے جو برسی تھی جہاں پر
طیبہ میں وہ رحمت کی گھٹا جھوم رہی ہے

سن سن کے دہل جاتے ہیں باطل کے کلیجے
ہر سمت اذانوں کی صدا جھوم رہی ہے

آنکھوں میں لگالوں جو ملے خاکِ مدینہ
اس خاک میں آقا کی ادا جھوم رہی ہے

ناظر وہ مدرسہ بھی گلستاں ہے نبیؐ کا
ہر سو جہاں قرآں کی ضیا جھوم رہی ہے

٣

جھومتی ہے فضا والہانہ
سُنکے نعتِ نبیؐ کا ترانہ

کاش ہوتا وہیں آستانہ
ہے نبیؐ کا جہاں آستانہ

بارشِ نور ہوتی ہے پیہم
ان کا در رحمتوں کا خزانہ

ہم نہ چھوڑیں گے دامن نبیؐ کا — چھوڑ دے چاہے ہم کو زمانہ
بخششیں عام ہیں انکی سب پر — کیا عجب شان ہے خسروانہ
میرا کہنا سلامِ محبت — اے صبا جب مدینہ ہو جانا
نقش پائے نبی جسکی منزل — ٹھوکروں میں ہے اسکی زمانہ

صدقہ مصطفےٰ ہے یہ ناظمؔ
دل میں ہے جذبۂ مومنانہ

نعت

:- عزیزم محمد اسلم سلمہٗ :-

اللہ اللہ مدینہ کا دلکش چمن — جس پہ قربان ہے خلد کا بانکپن
مجھکو طیبہ کی ہر چیز محبوب ہے — یہ ہے میرے پیارے نبیؐ کا وطن
غم کے طوفاں میں اسکو سکوں مل گیا — یاد میں ان کی رہنے لگا جو مگن
چاند جیسی چمک انکے چہرہ میں تھی — مشک جیسا مہکتا تھا سارا بدن
ان کے آنے سے تازہ بہار آگئی — لہلہائی زمیں مسکرایا گگن
نور اسلام ہر سمت پھیلا دیا — میٹ کر رکھ دیا کفر کا ہر چلن

دل میں اسلم کے مدت سے ارمان ہے
دیکھتا کاش اپنے نبیؐ کا وطن

آئینہ عبرت

ایک اصلاحی و تعمیری نظم از دانش قاسمی

خدا کے نام سے اس نظم کا آغاز کرتا ہوں
جہانِ فکر کی جانب نئی پرواز کرتا ہوں

نبیؐ کی عظمتِ پیغمبرانہ ہے نگاہوں میں
صحابہؓ کا شکوہ مومنانہ ہے نگاہوں میں

بزرگوں اور ولیوں سے عقیدت والہانہ ہے
مجھے اسلافِ امت سے تعلق والہانہ ہے

وہ خاصانِ خدا تھے پیروِ دینِ شریعت تھے
ضلالت کی اندھیری رات میں شمعِ ہدایت تھے

حیات انکی امانت دار تھی اعلیٰ خصائل کی
وہ جیتی جاگتی تصویر تھے ایمانِ کامل کی

پرستارانِ حق مردانِ تسلیم و رضا تھے وہ
سراپا خیر و تقویٰ پیکرِ صدق و صفا تھے وہ

یقیں ہوتا تھا جنکو دیکھ کر اسلام سچا ہے
محمدِ مصطفیٰؐ کا دین سب دینوں سے اچھا ہے

رہے وہ پیکرِ اخلاص جب تک دہر میں باقی
نہ پھنسنے پائے دامِ حرص میں مرغانِ آفاقی

رہی امت طریقِ راستی پر گامزن برسوں
پھلا پھولا کیا دین و شریعت کا چمن برسوں

بہارِ گلشنِ ملت پہ جب پورا شباب آیا
ہوائے دہر بدلی اک نرالا انقلاب آیا

گئے سوئے جناں اسلافِ دیں آہستہ آہستہ
ہوئے گمراہ سکانِ زمیں آہستہ آہستہ

خلف ہیں ناخلف نکلے بنے دنیا کے دیوانے
سلف کی راہ سے ہٹ کر ہوئے عقبیٰ سے بیگانے

دور حاضر کے مسلمان

خصائل خیر امت جو کہ ملت کو بناتے ہیں / مسلماں ان خصائل سے مبرا ہوتے جاتے ہیں
زباں سے خود کو کہتے ہیں کہ ہم سچے مسلماں ہیں / بزعم خویش ہیں پکے موحد اہلِ ایماں ہیں
حقیقت یہ ہے احکام خداوندی سے جاہل ہیں / نماز و روزہ و قربانی و صدقہ سے غافل ہیں
سمجھتے ہیں کہ حج میں روپیہ برباد ہوتا ہے / زکوٰۃ مال دینے سے بھی دل ناشاد ہوتا ہے
نہ صدیقی صداقت ہے نہ فاروقی عدالت ہے / نہ عثمانی شہادت ہے نہ حیدرؓ کی شجاعت ہے
نہ فقر بوذرؓ و سلماںؓ نہ مال و دولت عثماںؓ / نہ ذوق طاعت یزداں نہ شوق خدمتِ انساں

نہ کیوں لیجائے باطل جنگ کے میداں میں بازی
شہادت کی طلب رکھتے نہیں اللہ کے غازی

پیران ریا کار

یہ پیران ریا اسلام کو بدنام کرتے ہیں / اہانت دین کی ہوتی ہے ایسے کام کرتے ہیں
شریعت سے مبرا ہیں طریقت سے نہیں واقف / لباسِ پارسائی زیبِ تن کر کے بنے عارف
یہ کالے ناگ ہیں جو دودھ پیتے ہیں شریعت کا / سبق نوخیز لڑکوں کو یہ دیتے ہیں طریقت کا
مداری کی طرح کرتب کرامت کے دکھاتے ہیں / عوام الناس کو یہ جال میں اپنے پھنساتے ہیں
کٹا کرتی ہیں راتیں انکی پیمانوں کے جھرمٹ میں / یہ کامل پیر بن جاتے ہیں رقاصوں کے جھرمٹ میں
کھڑے کرتے ہیں جھگڑے دیوبندی وہابی کے / یہ دشمن حق پرستوں کے یہ اپنے پیٹ کے بندے

ڈبونا چاہتے ہیں اے خدا یہ ناؤ ملت کی!
بچالے ان سے ملت کو قسم ہے تیری عظمت کی

عرس و قوالی

یہ پیرانِ ریا قبروں کی جو کرتے ہیں رکھوالی
رسول اللہ کے حکموں کی یہ کرتے ہیں پامالی

بقول حضرت اقبالؒ یہ تاجر مزاروں کے
صنم پائیں جو پتھر کے نہ چوکیں گے تجارت سے

بڑی ہی دھوم سے یہ لوگ عرس پیر کرتے ہیں
فسانے میں حقیقت کے ہزاروں رنگ بھرتے ہیں

گھڑے رکھتے ہیں سر پر پیر کی گاگر اٹھاتے ہیں
جہالت کا کرشمہ عرس کے اندر دکھاتے ہیں

مزار پیر پر یہ لوگ قوّالی کراتے ہیں
سرور و نغمہ سے مسحور ہو کر جھوم جاتے ہیں

زنان عاشقانِ اولیاء نغمے سناتی ہیں
اداکاری کا اہلِ بزم پر سکتہ جماتی ہیں

وہ نغمے شرکیہ الفاظ جن میں پائے جاتے ہیں
یہ اہل معرفت ان سے غذائے رُوح پاتے ہیں

کھڑے ہو ہو کے باہم چیختے ہو حق مچاتے ہیں
سرور و کیف و وجد و حال کے کرتب دکھاتے ہیں

ہیں بیٹھے اہلِ زر بھی شوق سے انعام دیتے ہیں
طریقت آشنا ہیں وصل کا پیغام دیتے ہیں

کئی دن تک بپا رہتا ہے محشر خیز ہنگامہ!
دریدہ ہو کے رہتا ہے اسی میں زہد کا جامہ

جنّات پرستی

قبوری دین والے جب مزاروں کو نہیں پاتے
عقیدت سے جنوں کی قبر مصنوعی ہیں بنواتے

غضب ہے قبر مصنوعی پہ بھی چادر چڑھاتے ہیں
نیاز و نذر کرتے اور پیشانی جھکاتے ہیں

خدا کی ناخوشی سے کب یہ اہل اللہ ڈرتے ہیں
کہ ان قبروں پہ بھی یہ اہتمام عرس کرتے ہیں

شیعہ بنتے ہیں سنی تعزیہ رکھ کر محرم میں
کیا کرتے ہیں بیسوں بدعتیں ماہ مکرم میں

جنوں کو غیب داں بھی بعض بدباطن بتاتے ہیں
جبھی وہ بھوت بن کر سر پہ انسانوں کے آتے ہیں

ڈریں گے جتنا یہ جنات اتنا ہی ڈرائیں گے
چڑیلیں بن کے سر پر عورتوں کے بیٹھ جائیں گے

عورتوں کی شرکت

ہوا کرتی ہیں حاضر عورتیں بھی آستانے پر
جبری ہوتی ہیں یہ ناداں بہت ہی سر جھکانے پر

گھروں سے بن سنور کر یہ نکل آتی ہیں بے پردہ
بیان آبرو ریزی کرے کس کا ہے دل گردہ

یہ بے پردہ نکل کر دعوت نظارہ دیتی ہیں
خدائے پاک کے قہر و غضب کو مول لیتی ہیں

ادائے دلربائی سے ستم ڈھاتی ہوئی نکلیں
کھلے بندوں یہ ناگن بن کے بل کھاتی ہوئی نکلیں

جو منت گھر پہ مانی تھی اسے کرنے وفا نکلیں
طلب اولاد کی ہے پیر سے کرنے دعا نکلیں

گھری ہیں شوق سے اپنے پرستاروں کے جھرمٹ میں
گناہوں پر ہیں آمادہ گنہگاروں کے جھرمٹ میں

چمکتی جگمگاتی جا رہی ہیں ماہتاب آسا
شعاعیں حسن کی بکھرا رہی ہیں آفتاب آسا

قدم اٹھتے ہیں جتنے ساتھ ہی شیطان چلتا ہے
کہ وہ بھی عورتوں ہی کے جھمیلے میں نکلتا ہے

یہی ملت کی بہنیں دین کو بدنام کرتی ہیں
غضب اللہ کا لیتی ہیں ایسے کام کرتی ہیں

مزار پیر پر جا کر طواف قبر کرتی ہیں
چراغی دے کے دس پیسے بتاشے نذر کرتی ہیں

اگر اس طرح دل کی آرزو پوری نہیں ہوتی
رکھا دیتی ہیں بچوں کے سروں پر پیر کی چوٹی

ہرا دھاگا ہری ٹوپی محرم میں پنھاتی ہیں
وہ اس تدبیر سے بچوں کو مرنے سے بچاتی ہیں

یہ ناحق ہو رہی ہیں مبتلائے وہم شیطانی
بچا سکتی ہے مرنے سے کہیں تدبیر انسانی

خدا بخشے جسے اولاد کوئی لے نہیں سکتا !
جسے محروم کر دے کوئی اسکو دے نہیں سکتا

احکامِ شریعت

گھروں سے عورتیں جمع ہو کے بے پردہ نکلتی ہیں ۔۔۔ سراسر وہ خلافِ آیتِ قرآن کرتی ہیں
یہ ہے قرآن میں اظہارِ زینت کر نہیں سکتیں ۔۔۔ بلا اوڑھے ہوئے چادر نکل باہر نہیں سکتیں
پھرا کرتی تھی عورت جیسے دورِ جاہلیت میں ۔۔۔ نہیں جائز ہے ویسے گھومنا پھرنا شریعت میں
نہیں زیبا ہے مردِ اجنبی سے نرم گفتاری ۔۔۔ یہی لازم ہے غیروں سے کرے اظہار بیزاری
حدیثوں کی کتابوں میں ہے ارشادِ پیغمبر ۔۔۔ ہوئیں وہ عورتیں ملعون جو جاتی ہیں قبروں پر
نہیں ثابت شریعت سے ہے چادر کا چڑھانا بھی ۔۔۔ نہیں جائز مزاروں پر چراغوں کا جلانا بھی
نہیں جائز ہے از حد میتوں پر گریہ و زاری ۔۔۔ مسلماں عورتوں میں ہے مگر یہ رسم بھی جاری
حدیثوں کی کتابوں میں لکھی ہے یہ بھی روایت ہے ۔۔۔ کرے جو نوحہ خوانی یا سنے اس پر بھی لعنت ہے

بہت سی عورتیں ناواقفِ حکمِ شریعت ہیں
اسیرِ شرک و بدعت ہیں گرفتارِ جہالت ہیں

---

۱ سورۂ نور اور سورۂ احزاب کی ان آیتوں کا مفہوم نظم کیا گیا ہے۔
۲ ولا یبدین زینتهن الا ما ظهر منها ولیضربن بخمرهن علی جیوبهن ۔ "نور"
۳ ولا تبرجن تبرج الجاهلیة الاولی ۔ "احزاب"

غلوِ عقیدت کا نتیجہ

عقیدت میں غلو کرنا بنائے شرک و بدعت ہے
عقیدت میں غلو ہی نے بُرے یہ دن دکھائے ہیں
بتوں کو توڑنے والوں نے پوجا ہے مزاروں کو
برا کہتے ہیں کس منہ سے وہ دانش بت پرستوں کو
عقیدے میں خدا روزی رساں بھی غیبداں بھی ہے
خدا ہی کو سمجھتے ہیں مسلماں سب کا والی بھی
زباں سے بت پرستی کی وہ کرتے ہیں بُرائی بھی
خدا کو غیب داں سمجھو وہی معبود ہے سب کا
خدائے پاک نے قرآن میں ارشاد فرمایا!

عقیدت میں غلو کرنا مصیبت ہی مصیبت ہے
مسلماں شرک اور بدعت کے زیرِ دام آئے ہیں
سمجھتے ہیں خدا کا حکم پیروں کے اشاروں کو
سمجھتے مالک نفع و ضرر ہیں جو بزرگوں کو
مصیبت میں "مدد یا غوث اعظم" بر زباں بھی ہے
درِ خواجہ پہ ہوتے ہیں مگر جا کر سوالی بھی
مگر دیتے ہیں آڑے وقت پیروں کی دہائی بھی
نہیں سجدہ روا غیروں کو وہ مسجود ہے سب کا
ہوا گمراہ جس نے غیروں کو مسجود ٹھہرایا

عقیدت میں غلو کرنے کا یہ انجام ہوتا ہے!
مسلماں باعثِ رسوائی اسلام ہوتا ہے!

علمائے سُوء

نہ سمجھو حامیِ بدعات بس جاہل ہی جاہل ہیں
شکم پرور، حریصِ زر، ہوائے نفس کے بندے
مباح و مستحب کی بحث میں اپنوں سے لڑ جائیں
سروں پر ہے کھڑا دہریت و الحاد کا طوفاں
بتاتے ہیں فقط اپنے ہوا خواہوں کو ہی حق پر
سرِ منبر بدل کر مطلب آیاتِ قرآنی
رواجی بدعتوں کو بے خطر جائز بتاتے ہیں
بپا ہے انکے فتنوں سے مسلمانوں میں ہنگامہ
نظر میں انکی کافر ہیں سبھی علمائے حقانی
یہ عالم آہ! جن پر فرض ہے تبلیغ سنت کی
عوام الناس نے جب روپیوں سے جیب گرما دی
حقوقِ زندگی کتنے ہیں یہ کچھ بھی نہ بتلایا
ہوا ارشاد تبلیغی وہابی سے بچے رہنا
وہابی کے بدن سے جب کسی کا جسم چھو جائے
یہ ایسے فتنہ گر ہیں قومِ مسلم کو لڑاتے ہیں

قبوری دین کے پیروں میں کچھ عالم بھی شامل ہیں
مقدس روغنی چہرے مگر کردار کے گندے
مگر غیروں کے آگے پاؤں میداں سے اکھڑ جائیں
مگر یہ فتنہ گر میلاد کی بحثوں میں ہیں غلطاں
اذیت کوش بدعت کیش یہ علمائے کافر گر
یہ ظالم کھیلتے ہیں دین سے اے وائے نادانی
جو ٹوکیں ان پہ کفر و فسق کا فتویٰ لگاتے ہیں
چھپائے ہیں یہ گندہ ذہنیت کو زیرِ عمامہ
کرے جو کفر میں شک اسکی بھی رخصت مسلمانی
جڑیں مضبوط کرتے ہیں غضب ہے شرک و بدعت کی
عوامی دین کی تائید میں تقریر فرما دی
سنائیں اہلِ حق کو گالیاں محفل کو گرمایا
کسی بھی دیوبندی مولوی سے بات مت کرنا
ارادہ بھی نہ ہو لیکن وضو اپنا وہ دہرائے
جہاں جاتے ہیں فرقہ بندیاں باہم کراتے ہیں

تباہی میں پڑے خود قوم کو برباد کر ڈالا
نیا اس دینِ حق میں دین اک ایجاد کر ڈالا

آخری گذارش

خلوصِ دل کی مظہر ہے یہ میری تلخ گفتاری
بڑے ہی دکھ سے میں نے کی ہے یہ منظر کشی ساری

تمنا ہے کہ پھر اسلام کا دورِ بہار آئے
مسلمانوں پہ پھر اللہ کی رحمت کو پیار آئے

خدا شاہد مرے پیشِ نظر اصلاحِ امت ہے
پھلے پھولے چمن ملت کا میرے دل کی چاہت ہے

مسلمانوں پہ یوں تو روگ ہیں ہر طرح کے طاری
مگر بدعت پرستی ہے سبھی امراض پر بھاری

وہ پیغمبر کہ جس نے زندگی کی راہ بتلائی
برائے اہلِ بدعت یہ وعیدِ سخت فرمائی

نیا ہر حکم بدعت اور ہر بدعت ہے گمراہی
بنا جو بدعتی راہِ جہنم پر ہوا راہی

یہ بدعت شرکیہ رسموں کو بیحد عام کرتی ہے
امورِ شرک سے اسلام کو بدنام کرتی ہے

امورِ شرک سے پرہیز لازم ہے خدا والو !
جو دھبہ شرک کا ہے دامنِ دل پر مٹا ڈالو!

یہ ہے قرآں میں بخشا نہ جائیگا کبھی مشرک
پڑا دوزخ میں جھیلے گا عذابِ دائمی مشرک

غرض جبتک نہ مشرک قوم چھوڑے شرک و بدعت کو
نہ جب تک حرزِ جان و دل کرے قرآن و سنت کو

رضائے خالقِ کونین ہرگز پا نہیں سکتی
یہ ذلت، مسکنت، بے آبروئی جا نہیں سکتی

دُعاء

بچالے اہل ایماں کو الٰہی شرک و بدعت سے
سنواریں زندگی اپنی وہ پھر قرآن و سنت سے

مسلمانوں کے دل ایمان سے مامور ہو جائیں
شرابِ عشق احمدؐ پی کے سب مخمور ہو جائیں

دلوں میں موجزن ہو جوش انساں کی ہدایت کا
مسلماں توڑ دیں افسوں ضلالت اور بدعت کا

مسلماں سطوت باطل کے آگے ایک ہو جائیں
نہیں مصداق کنتم خیر امت نیک ہو جائیں

سما جائے دلوں میں سب کے عظمت اے خدا تیری
لگالیں تجھ سے لو اپنی فقط چاہیں رضا تیری

ترے رستے میں اپنی جان دیدیں تیرے دیوانے
رہیں باقی قیامت تک ترے مستوں کے افسانے

شریعت کے نظارے عام ہو جائیں خداوندا
مسلماں پیرو اسلام ہو جائیں خداوندا

خداوندا پرستارانِ وحدت ایک ہو جائیں
بنیں دین و شریعت کے محافظ نیک ہو جائیں

بچالے اہل ایماں کو پریشانی و ذلت سے
نوازا اُن تیرہ بختوں کو پھر اپنے نورِ رحمت سے

یہ دانش کی دعا ہے جادۂ حق پر چلے ملت
مسلمانوں میں ہو مقبول یہ آئینۂ عبرت

اظہارِ حقیقت

شریعت کو گھٹاتے یا بڑھاتے ہیں جو دیوانے — نبیؐ کے عشق کی لذت سے وہ رہتے ہیں بیگانے
محمد مصطفیٰؐ کے فیض سے یہ انقلاب آیا — بہار آئی بیاباں میں ہوئے آباد ویرانے
تعجب ہے کہ بت گر بت شکن کیوں بنتے جاتے ہیں — حرم کا نام لے لیکر سجاتے ہیں صنم خانے
حق و باطل برابر ہو نہیں سکتے قیامت تک — حقیقت ایک رہتی ہے بدل جاتے ہیں افسانے
محبت میں نبی کے جان دینے ہی میں لذت ہے — شمع پر جل کے مرنے میں مزا پاتے ہیں پروانے
یہ عرس و چادر و گاگر آذانِ قبر و قوالی — شریعت سے نہیں ثابت طریقے ہیں یہ من مانے
پیمبرؐ نے بتایا ہے بڑی ہوتی ہیں دو عیدیں — کہاں سے عید میلاد النبی آئی خدا جانے
جو اہلِ فن ہیں اس نکتہ کو وہ دانش سمجھتے ہیں
کہ ہم اشعار کہتے ہیں مگر لکھتے نہیں گانے

مسلمانوں کو خطاب

اے مسلمانو! خدا والو! کرو عزمِ جواں — چل پڑا ہے سوئے منزل پھر تمہارا کارواں
چھوڑ دو عزت فروشی بے حسی بے غیرتی — تم سے ہو جائیگا راضی خالقِ کون و مکاں
غیر کو الزام مت دو اپنی حالت دیکھ لو — اپنے ہاتھوں سے اجاڑا تم نے اپنا آشیاں
علم کو پڑھنا پڑھانا فرض ہے اسلام میں — کر گئے تاکید اسکی سرورِ پیغمبراںؐ
خدمتِ دیں ہم پر فرض ہے ہر شخص پر — مرد ہو عورت ہو بڈھا یا کہ وہ ہو نوجواں
زندگی میں خرچ کر لو مال کو بہرِ خدا — بعد مرنے کے نہ دیگا کام اسبابِ جہاں

ایک تھا وہ بھی زمانہ تم امام ہند تھے
تھی تمہارے دم سے قائم عظمتِ ہندوستاں
ملک و ملت پر ہمیشہ تم فدا ہوتے رہے
ملک کی تاریخ آزادی سے ہوتا ہے عیاں
آہ اے دانش سمجھ میں بات یہ آتی نہیں
نام لیوا ہوں محمدؐ کے ذلیل و ناتواں

بے نمازی کا

نمازی دل بنا دے تو خدایا بے نمازی کا
بچھے مسجد میں روز افزوں مصلّے بے نمازی کا
نمازی یاد کرتے ہیں انہیں جو بے نمازی ہیں
ہوا کرتا ہے مسجد میں بھی چرچہ بے نمازی کا
نمازیں تم پڑھو چھوڑو تماشے ناچ گانے سب
نہ کام آئیگا محشر میں سنیما بے نمازی کا
نمازیں چھوڑنے کا یہ برا انجام ہوتا ہے
کہ منہ ہو جائیگا محشر میں کالا بے نمازی کا
اشارہ جب کرے گا حق تعالیٰ نار کی جانب
چلے گا قافلہ اُسوقت روتا بے نمازی کا

ھدیہ سلام

بدرگاہ خیر الانام علیہ افضل التحیۃ والسلام
روضۂ انور کے سامنے

السلام السلام اے شفیع الورےٰ
سید المرسلیں خاتم الانبیاء
فخر کون و مکاں سرورِ دوسرا
آپ جیسا نہ ہوگا، نہ پہلے ہوا
آپ ہی سب سے اعلیٰ ہیں بعد از خدا
مصطفیٰ مصطفیٰ، مصطفیٰ مصطفیٰ

السلام السلام اے شفیع الورٰے
سیّد المرسلیںؐ خاتم الانبیاءؐ

منزل قربِ حق آپ کا نقشِ پا
آپ کے خوشہ چیں انبیاء اولیاء
کشتئ دیں کے ہیں آپ ہی ناخدا
آپ بدرالدجیٰ آپ شمس الضحیٰ

السلام السلام اے شفیع الورٰے
سیّد المرسلیںؐ خاتم الانبیاءؐ

جا کے سدرہ پہ جبریل نے کہہ دیا
میری پرواز کی ہو گئی انتہاء
جس جگہ کوئی اب تک نہیں جا سکا
جائیے اس جگہ اے حبیب خدا

السلام السلام اے شفیع الورٰے
سیّد المرسلیں خاتم الانبیاءؐ

اک اشارہ کیا چاند ٹکڑے ہوا
آپ کا سنگریزوں نے کلمہ پڑھا
اللہ اللہ یہ لطف و کرم آپ کا
بخش دی جان کے دشمنوں کی خطا

السلام السلام اے شفیع الورٰے
سیّد المرسلیں خاتم الانبیاءؐ

آپ کو رب نے بے عیب پیدا کیا
آپ پر دونوں عالم کو شیدا کیا
پورا عالم خبر آپ ہیں مبتدا
مرحبا مرحبا ، مرحبا مرحبا

السلام السلام اے شفیع الورٰے
سیّد المرسلیں خاتم الانبیاءؐ

روضۂ پاک پر جا کے بادِ صبا
عرض کرنا یہ دانش کا ہے مدّعا
آپ ہی کی شفاعت کا ہے آسرا
ورنہ اعمال نامہ ہے حد سے بُرا

السلام السلام اے شفیع الورٰے
سیّد المرسلیں ، خاتم الانبیاءؐ

ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

فخرِ انسانیت، انبیاء کے امام
آسمانِ ہدایت کے ماہِ تمام
دونوں عالم کے سرتاج خیر الانام
احمد مصطفٰےؐ، مجتبٰےؐ لاکلام
نام نامی لبوں پر بصد احترام!
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

خوابِ غفلت میں انساں تھا سویا ہوا
سارے عالم پہ چھائی تھی کالی گھٹا
یک بیک سوئے بطحا جو چمکی کرن
رات رخصت ہوئی اور سویرا ہوا
نور سے جگمگانے لگے صبح و شام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

کبر و نخوت کے بُت ٹوٹ کر گر پڑے
ظلم و طغیاں کے آتش کدے بجھ گئے
عدل و انصاف کی روشنی چھا گئی،
امن اور شانتی کے دیے جل گئے
آگیا مصطفٰےؐ کا خدائی نظام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

گلشنِ دہر میں آئی تازہ بہار
کھل گئے پھول کلیوں پہ آیا نکھار
ذرہ ذرہ مہکنے لگا مُشک بو
ڈالی ڈالی نے پہنا ہے غنچوں کا ہار
مفت ملتے ہیں تسنیم و کوثر کے جام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

حق پرستوں کا ہر حال میں ساتھ دو
ظلم کے راستہ پر نہ ہرگز چلو

رحم اس پہ خدا کو بھی آتا نہیں　　جو ستاتا ہے مظلوم مخلوق کو
یہ ہے میرے نبی کا پیارا پیام!
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام!

مٹ گئی قیصرِ روم کی سلطنت　　پارہ پارہ ہوا تاجِ کسرائیت
گر پڑیں ڈر کے شیطان کی مورتیں　　جس طرف بھی گئے وہ فرشتہ صفت
اللہ اللہ غلاموں کا ان کے مقام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

جسم سے روح جب ہو رہی ہو جدا　　ایسی حالت میں کر یہ کرم اے خدا
دل میں تصویر ہو روضۂ پاک کی　　لب پہ جاری رہے کلمۂ طیبہ
میرے بگڑے ہوئے سارے بن جائیں کام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

درود و سلام

درودِ بے شمار ان پر سلام بے شمار ان پر

محمدؐ ہیں خدا کے خاص بندے اور پیغمبر　　نبوت ختم ہے جن پر رسالت ختم ہے جن پر
خدا سے کم ہیں درجہ میں سبھی مخلوق سے برتر　　زیارت گاہِ دو عالم ہے جنکا روضۂ اطہر
درودِ بے شمار ان پر سلام بے شمار ان پر

امام المرسلیں ہیں وہ شفیع المذنبیں ہیں وہ　　سراپا معجزہ محبوبِ ربُّ العٰلمیں ہیں وہ
مجسم خیر و برکت رحمۃ للعٰلمیں ہیں وہ　　بنایا حق تعالیٰ نے جنہیں ہر قوم کا رہبر
درودِ بے شمار ان پر سلام بے شمار ان پر

سلامی چاند بھی دیتا ہے جنکے روئے انور کو — پسینہ جنکا شرماتا ہے عطرِ مشک و عنبر کو
انہیں دیکھے زلیخا بھول جائے اپنے دلبر کو — نہیں ہے دلکشی و حسن میں انکا کوئی ہمسر

درودِ بے شمار ان پر سلامِ بے شمار ان پر

جہالت کو مٹایا علم کے انوار پھیلائے — سلیقے حکمرانی کے شتربانوں کو سکھلائے
ستم کے خارزاروں میں کرم کے پھول برسائے — نبی تشریف لے آئے نظامِ عدل کو لے کر

درود بے شمار ان پر سلام بے شمار ان پر

زمیں سے آسماں تک راستے سب جگمگاتے ہیں — فضائیں مشکبو ہیں چاند تارے مسکراتے ہیں
شبِ معراج میں سرکار اس منزل پہ جاتے ہیں — جہاں جاتے ہوئے جلتے ہیں جبرئیل کے بھی پر

درودِ بے شمار ان پر سلامِ بے شمار ان پر

خلیل اللہؑ نے بھی جنکے آنے کی دعا مانگی — وہ آئیں گے یہ عیسیٰ ابن مریمؑ نے بشارت دی
نگاہیں ڈھونڈھتی تھیں جنکو سب اقوامِ عالم کی — وہ آئے ہوگیا اصنام سے خالی خدا کا گھر

درود بے شمار ان پر سلامِ بے شمار ان پر

ہزاروں انقلاب آئے مگر اسلام زندہ ہے — چمکتا معجزہ قرآن کا پیغام زندہ ہے
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کا نام زندہ ہے — ہمیشہ کے لئے دانش ہے فیضِ ساقیٔ کوثر

درود بے شمار ان پر سلام بے شمار ان پر

جہالت کے تماشے

جہالت میں جو لوگ بھی مبتلا ہیں
حقیقت میں وہ سب اسیر بلا ہیں
روا کیا ہیں احکام، کیا ناروا ہیں
عمل کون ہیں جن سے خوش مصطفےٰ ہیں
انہیں اسکی کوئی خبر ہی نہیں ہے
شریعت پہ ان کی نظر ہی نہیں ہے

نہ قرآن کا ترجمہ جانتے ہیں
نہ مطلب حدیثوں کا پہچانتے ہیں
کہی باپ دادا کی بس مانتے ہیں
رواجوں کی گردان گردانتے ہیں
جہالت کے چکر میں ایسا پھنسے ہیں!
نبی و خدا کے مخالف بنے ہیں

کسی گھر میں جب کوئی ہوتی ہے میت
دکھاتے ہیں کیا خوب شانِ شرافت
دلِ غمزدہ پر یہ لاتے ہیں آفت
اڑاتے ہیں تیجہ و چہلم کی دعوت
غمی میں یہ دعوت کہاں سے ہے آئی
جسے اہل میت نے رو رو کھلائی

محرم میں ہر سال فتنے اٹھانا
روافض کی رسمیں خوشی سے منانا
عَلَم، تعزیہ اور دُلدل سجانا
براق و پری کا تماشہ بنانا
اُچھل کود کر ڈھول تاشے بجانا
عجب قسم کے مرثیوں کا سُنانا

گھروں سے خواتین کا یہ نکلنا
سرِ راہ یہ غول در غول چلنا
ہر اک گام پر تن کے پہلو بدلنا
پھسلنا اچھلنا اَدا سے سنبھلنا

یہ زندہ ہے سب کچھ جہالت کے دم سے
لکھا جسکو ہم نے لرزتے قلم سے

انہیں جاہلوں میں جو کچھ پڑھے ہیں ہیں میلاد خواں اور عالم بنے ہیں
انہیں کے یہ مسئلے نکالے ہوتے ہیں کہ جن میں یہ جاہل بچارے پھنسے ہیں

ہر اک ماہ میں فاتحہ اک نکالی!
کہ ترکیب جس کی نکالی نرالی!

رَجب کے مہینہ میں کونڈے کھلانا پکی روٹیوں پر تبارک پڑھانا
ہزارے کے روزے کو رکھنا رکھانا بڑی دھوم سے جشنِ رجبی مَنانا

یہ شعبان میں رسم عرفہ کی بدعت
مبارک دنوں میں پٹاخوں کی لعنت

جہالت سے حاصِل یہ سب فائدے ہیں جنہیں بن پڑھے مولوی پا رہے ہیں
کہیں کیا زباں سے بہت دل جلے ہیں کہ علمائے حق ان کے پیچھے پڑے ہیں

جہاں میں نیا انقلاب آرہا ہے!!
جہالت کا مذہب مٹا جا رہا ہے

نعت

از مولانا نذیر اللہ ناظر نگھاسن

نہ اِدھر جائیں گے نہ اُدھر جائیں گے
ہم مدینہ جدھر ہے اُدھر جائیں گے

جو رسولِ خدا ہیں ، شفیع الوریٰ
چھوڑ کر ان کا در ہم کدھر جائیں گے

عاصیو! اپنے دل میں ہراساں نہ ہو
اور ٹھہرو ذرا دیر تشنہ لبو

ساقیٔ حوضِ کوثر کو آنے تو دو
جام جتنے ہیں خالی وہ بھر جائیں گے

دعوئ عشق سے کام چلتا نہیں
دل میں جب تک نہ پیدا ہو ایماں یقیں

کہہ رہا ہے کلامِ خدا بھی یہی
سب طلسمات جھوٹے بکھر جائیں گے

دل میں ہے جذبۂ حُبِّ خیر البشرؐ
فکر کیا ہے زمانہ مخالف اگر

ہاتھ میں مشعلِ دینِ احمد لئے
روشنی سارے عالم میں کر جائیں گے

شرک و بدعت کے طوفان چلتے رہیں
نت نئے رنگ اپنے بدلتے رہیں

مسکراتے ہوئے عاشقانِ نبیؐ
ان کٹھن راستوں سے گذر جائیں گے

جھوم اٹھی انجمن مسکرائی فضا
نعت جب پڑھ کے ناظر سنانے لگا

سن کے کہنے لگے عاشقانِ نبیؐ
انشاء اللہ طیبہ نگر جائیں گے!

سلام و پیام

صبا مدینہ میں جب پہونچنا، نبیؐ سے میرا سلام کہنا
دعا، کا ہے آپ کی سہارا، حضورؐ سے یہ پیام کہنا
جہاں کی گلیاں مہک رہی ہیں جہاں کے رستے چمک رہے ہیں
درود لاکھوں سلام لاکھوں وہاں بصد احترام کہنا

جو آپ کے دین کے ہیں دشمن، وہ آج پھر سر اٹھا رہے ہیں
خدا سے آقا، دعا یہ کیجیے، وہ ان سے لے انتقام کہنا
ہوئی ہے امتّ میں فرقہ بندی، غضب ہے آپس میں لڑ رہے ہیں
دلوں میں پیدا ہو پھر محبّت، درست ہو انتظام کہنا

خدا کے حکموں کو توڑتے ہیں، نبی کی سنّت کو چھوڑتے ہیں
زباں سے ہیں مصطفےؐ کے عاشق، عمل میں ہیں بے لگام کہنا
حبیب داورؐ، شفیع محشرؐ، قسیم کوثرؐ، غریب پرور
عطا کیا آپ کو خدا نے، سبھی سے اعلیٰ مقام کہنا

اگرچہ اسلام ہے درخشاں، مگر مسلماں بگڑ چکے ہیں!
زمانہ والے مٹا رہے ہیں، جو صرف باقی ہے نام کہنا
دلوں میں ایماں کا نور چمکے، ملے ہدایت کی راہ سب کو
کتاب و سنّت کی روشنی میں چلے جہاں کا نظام کہنا

حضور والا دعائیں کر دیں سکون بخشے خدا تعالیٰ
تڑپ رہے ہیں سسک رہی ہیں یہاں ہزاروں غلام کہنا
شفیعِ اعظم کریں سفارش، خدا ہمارے گناہ بخشے
ادب سے دانش کی یہ گزارش، حضور خیر الانام کہنا

ختم شد

مصنف کی آسان اور اصلاحی کتب

حق پر کون ہے	۱۰/-	باطل شکن	۱۲/-
قرآن پر ظلم	۴/۵۰	اصلاحی تقریریں	۱۰/-
توحید کا خنجر (تحقیقی جائزہ)	۲۵/-	اسلام اور شیعہ مذہب	۶/-
پھول ہی پھول	۳/-		

اور دیگر اصلاحی کتب ہم سے طلب فرمائیں

ملنے کے پتے

مکتبہ دانش قصبہ محمدی کھیری لکھیم پور ۲۶۲۸۰۴